بانگ درا

Subject : **Urdu**
Class : B.A. (Hons.) I
Topic : Bang e Dara
Author : **Dr. Fatahullah Quadri**
Lecture Series No. : 12

بانگ درا کی یہ آخری نظم 1922ء کے آخر میں لکھی گئی، جب اقبال خضر راہ لکھ رہے تھے تو عالم اسلام مایوسیوں کے اندھیرے میں گھرا ہوا تھا لیکن اس تاریکی میں اقبال کو امید کی ایک لکیر نظر آئی اور انہیں یقین تھا کہ مسلمان ایک ترک رہنما مصطفیٰ کمال پاشہ نے یونانیوں کو شکست دی اور مسٹر گلیڈسن کا دبدبہ خاک میں مل گیا تو اقبال خوشی سے سرشار ہو گئے اور جیسا کہ اس نظم کے عنوان سے ظاہر ہے، انھیں مسلمانوں کے عروج کا سورج ایک بار پھر سے طلوع ہوتا ہوا نظر آیا، اقبال رجائی شاعر تھے، وہ کبھی مایوس اور ناامید نہیں ہوئے، لیکن یہاں کچھ اور بھی کیفیت نظر آتی ہے، انھیں مسلمان قوم فتح و کامرانی سے ہم کنار ہوتی نظر آ رہی ہے، اس لیے پوری نظم مسرت و شادمانی کے جذبے سے معمور ہے۔

اس نظم میں کل نو بند ہیں، پہلے بند کا پہلا شعر ہی ان الفاظ میں عنوان کی تشریح کر دیتا ہے کہ ''افق سے آفتاب'' ابھر گیا، دورِ گراں خوابی اسی بند میں آگے چل کر اگلے شعر میں اس کا یقین ہو جاتا ہے۔

عطا مومن کو پھر درگاہ حق سے ہونے والا ہے　　　شکوہِ ترک کمانی ذہن ہندی، نطق اعرابی

دوسرے بند میں مصطفیٰ کمال پاشہ کو ترک شیرازی کے لقب سے یاد کر کے ان کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا ہے، کیوں کہ انہوں نے دشمنان اسلام کو شکست دے کر مسلمانوں کو سربلند کر دیا، زیر نظر شعر ان ہی کی شان میں کہا گیا ہے ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تیسرے بند میں شاعر نے مسلمانوں کو اس کے بے پناہ صلاحیتوں سے آگاہ کیا ہے، اقبال مسلمانوں کو خدا کی زبان، خدا کا ہاتھ، خدا کا آخری پیغام اور اسی نسبت سے اسے جاویدہ اور اقوام زمین اشیا کا پاسبان ٹھہراتے ہیں، پھر ایسے مژدہ سناتے ہیں کہ بہت جلد وہ وت آنے والا ہے، جب ع

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جس کے لیے صداقت و عدالت اور شجاعت کی تربیت ضروری ہے، مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جلد سے جلد یہ

تربیت حاصل کرے، اگلا اور چوتھا بند میں ایسی تعلیم و تربیت کی وجہات کرتا ہے، جو جہاں گیری و جہاں بانی کے لیے ضروری ہے، اخوت محبت اتحاد حیدر کا زور کا زور بازو اور ابوزر کا فقط مسلمان کا صدق شاہین کی سی پرواز، یہ وہ اوصاف ہیں جو مرد مسلمان کے لیے ضروری ہیں، پانچواں بند بھی اسی کی توسیع ہے، کہا گیا ہے کہ مسلمان کو مساوات کا سبق یاد رکھنا چاہیے، بندہ داتا میں امتیاز بربادی کا پیش خیمہ ہے، ہوس دلوں میں جو بت تراش لیتی ہے، انہیں توڑنا بھی ضروری ہے، آخری میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے غیر متزلزل یقین، جہد مسلسل اور اخوت و محبت ضروری ہے:

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم

جہاد زندگانی میں ہے یہ مردوں کی شمشیریں

نظم ممتا خاصی طور پر توجہ کا مستحق ہے، جس میں ترکوں کے فتح کا ذکر ہے اور یہی فتح تھی جس نے اقبالؔ سے یہ معرکۃ الآراء نظم لکھوئی، اقبالؔ کہتے ہیں کہ برطانیہ سے خفیہ امداد پا کر یونانی اس طرح ترکوں پر جھپٹے تھے جیسے عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے، ان کے پاس آبدوز کشتیاں تھیں، ان کے افواج کے پاس لاسلکی او اریس پر تھا، وہ جدید ترین اسلحہ سے لیس تھی، مگر کچھ بھی کام نہ آیا اور انہیں شکست فاش ہوئی، بالآخر یہ ثابت ہو کے رہا کہ

جہاں میں اہل علم ایمان صورت خورشید جیتے ہیں

اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

ساتویں بند میں مسلمان سے بلکہ اصلیت یہ ہے کہ ہندی مسلمان سے خطاب ہے، شاعر کہتا ہے کہ جس طرح ترک نے اپنی قوت بازو کا اندازہ کر کے آزاد ہو گئے، اسی طرح تو بھی آزاد ہو سکتا ہے، بشرطے کہ تو پیغام خداوندی کو سمجھ لے، اپنی خودی کا رازدار ہو جائے یعنی اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو پہچان لئے، زندگی کی جنگ میں فولاد کی صورت سخت ہو جائے، معاملات محل و وفا میں ریشم کی نرمی اختیار کرے اور رنگ و نسل کو بھلا کر اتحاد و اتفاق کا راستہ اپنائے، اس بند کے دو معروف اشعار ملاحظہ ہو:

مصارف زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر

شبستان محبت حریر و پرنشار ہو جا

بن کر تو نہ گذر جا بن کر سہل تند دو کوہ بیابان سے

گلستاں راہ میں اے تو جوعِ نغمہ ہو جا

شاعر نے آٹھویں بند میں ملوکیت سرمایہ داری تہذیب مغرب اور وہ سائنس جس نے دنیا کو تباہ کرنے کر دیا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁